دادی اماں مرحومہ (حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی والدہ مرحومہ مغفورہ) کے حادثۂ انتقال کے بعد یہ دوسرا ایسا سانحہ ہے جس نے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے خاندان، مرکزِ علم دارالعلوم حقانیہ کے روحانی فرزندوں اور حقانی برادری کے تمام افراد کے سکونِ خاطر کو درہم کر دیا۔ مرحومہ نے عفت اور حیاداری کے ماحول میں آنکھیں کھولیں، پھر اسی ماحول میں ان کی تربیت ہوئی اور بقیہ زندگی علمی و دینی ماحول میں پوری کر کے اپنے خدا کی بارگاہِ رحمت و عنایت میں پہنچ گئیں۔

اس پیکرِ عفت و وفا نے اپنی زندگی کی تمام بہاریں اور خوشیاں گلشنِ علمِ دین کی آبیاری اور طالبانِ علومِ نبوت کی خدمت گذاری میں گذار دیں، ۳۰ سال تک طلبہ دارالعلوم کے لیے اپنے ہاتھوں سے آٹا گوندھتی اور روٹی پکاتی رہیں اور اس خدمت کے لیے بعض اوقات خود کو بڑی خندہ جبینی اور مسرت کے ساتھ برداشت سے زیادہ مشقت اور تعب میں ڈال کر خدا جانے کتنا کتنا اجر کما لیا کرتی تھیں۔

فرشتہ خصلت، بے زبان، بے نفس اور درویش صفت مزاج تھا۔ ان کے ہاتھ یا زبان سے کبھی بھی کسی انسان بلکہ کسی ذی روح تک کو اذیت نہیں پہنچی۔ فقر و غربت، عسر و افلاس اور ناگفتہ بہ حالات میں اطاعت کیشی، شوقِ عبادت اور ذوقِ خدمت میں جس طرح اپنی نظیر نہیں رکھتی تھیں اسی طرح صلہ رحمی، عزیزوں قریبوں اور ہمسایوں کے ساتھ حسنِ سلوک میں بھی اپنی مثال آپ تھیں۔

قدرت نے ان کی فطرت میں حیاء و عفت اور دینی حمیت کوٹ کوٹ کر بھری تھی، اور واقعہ بھی یہ ہے کہ نورِ عصمت کی رعنائی، ہر قسم کی خوبی و زیبائی پر مقدم اور فائق ہوتی ہے۔ خاتمہ بالخیر اور اخروی سعادت کا اس سے بڑھ کر اور کیا مقام ہو سکتا ہے کہ مرحومہ اپنی علالت کے آخری ایام میں دمِ واپسیں تک جب بھی ہوش میں آتیں تو شدتِ درد اور تکلیف کے باوجود زبان پر کوئی حرفِ شکایت یا ہائے اُف لانا تک گوارا نہ کرتیں بلکہ "اللہ میری توبہ، اللہ میری توبہ" کے کلماتِ عجز و انکسار اور توبہ و استغفار کا سلسلہ جاری ہو جاتا۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے دارالعلوم کے قیام و استحکام کے مساعی، طلبہ کی خدمت اور اہتمام و انتظام، فضلاء کی تربیت، قومی و ملی خدمات، اضیاف کی کثرت، مسلسل اسفار اور مختلف ادوار میں اہم دینی اور سیاسی تحریکوں میں شرکت اور رہنمائی و قیادت کی اہم ذمہ داریوں میں بڑا دخل سکونِ قلب کا ہے جس میں سب سے بڑا حصہ رفیقۂ حیات کا ہوتا ہے۔ اس میں ذرہ برابر بھی شک نہیں کہ جس طرح زندگی کے ہر مرحلے میں مرحومہ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے ساتھ رفیق اور شریک رہیں اسی طرح اجر و صلہ میں بھی وہ برابر کی شریک رہیں گی۔

مرحومہ کی گذشتہ دس پندرہ برس سے صحت خراب اور علیل رہتی اور صاحبِ فراش تھیں۔ علاج کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا مگر قائدِ شریعت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق مدظلہ اور ان کے صاحبزادے حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ مرحومہ کی شدید علالت کی وجہ سے انتشارِ حال اور پراگندگیٔ خاطر کے باوجود جس طرح دارالعلوم کے تعلیمی نظم و نسق، اجتماعی نظام و اہتمام، تدریسی خدمات، سیاسی اور قومی و ملی امور میں بھرپور شرکت، ملک و بیرونِ ملک کے مسلسل اسفار اور پارلیمنٹ

اور سیاست کے میدان میں باطل قوتوں سے مسلسل اور زبردست معرکہ آرائی اور پنجہ آزمائی کرتے رہے، یہ بجائے خود تعجب انگیز تو ہے تاہم اسے علومِ نبوت کا معجزہ ہی قرار دیا جاسکتا ہے ورنہ اس طویل عرصہ میں کبھی بھی مرحوم کے معالجے، تیمارداری، آسائش اور جذبۂ خدمت سے ان کے دل و دماغ نے فراغ خاطر نہیں پایا۔

زندگی میں اعمالِ صالح اور عفت و پاکدامنی اور مخلصانہ اطاعت و خدمت گذاری کا بے پایاں اجر و ثواب تو مغفرت اور رفع درجات کا ذریعہ ہے ہی مگر اس سے بڑھ کر مرحومہ کا صدقۂ جاریہ اور اس پر مرتب ہونے والے اجر و ثواب، قرب و رضا، اخروی ترقیات اور موعودہ بلند درجات کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

مرحومہ کے صدقۂ جاریہ میں صرف دارالعلوم میں ان کے نسبی فرزندوں حضرت مولانا سمیع الحق اور حضرت مولانا انوار الحق کی خدماتِ دین اور تدریس علم ہی نہیں یا صرف قائدِ جمعیۃ مولانا سمیع الحق کی برپا کردہ تحریک نفاذ شریعت، فوجی جرنیلوں اور حکمرانوں کے ایوان میں پیش کردہ شریعت بل، اعلاء کلمۃ الحق کے مساعی جمیلہ، کاروانِ جمعیۃ کی نظامتِ علیا متحدہ شریعت محاذ کی تشکیل، شیعہ جارحیت اور خمینی ازم کے خلاف متحدہ سُنّی محاذ کی تجویز و تشکیل، جہادِ افغانستان کے بارے میں ٹھوس مؤقف اور دینی جماعتوں کا متفقہ طور پر اس کی بھرپور حمایت، حکومت کی منافقت اور مغرب کی لادین سیاست کے خلاف یلغار اور اس نوع کے بیسیوں دینی اور قومی و ملی خدمات تک محدود نہیں بلکہ مادرِ علمی مرکزِ علم دارالعلوم حقانیہ کے ہزاروں روحانی فرزند، علماء، فضلاء، مشائخ، ملک و بیرونِ ملک جہاں جہاں بھی درس و تدریس، تبلیغ و اشاعتِ دین، امامت و خطابت، تصنیف و تالیف یا ریسرچ و تحقیق میں مصروف ہیں یا افغانستان کے معرکۂ کارزار میں رُوسی دشمن کے ساتھ برسرِپیکار ہیں یا بعض خوش نصیب خلعتِ خونِ شہادت سے سرفراز ہو چکے ہیں، خواہ وہ براہ راست حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے تلامذہ ہوں یا مرحومہ کے فرزندِ دلبند مولانا سمیع الحق اور مولانا انوار الحق کے شاگرد یا ان کے شاگردوں کے شاگرد، ان کے اعمالِ حسنہ اور باقیاتِ صالحات میں ان کے اساتذہ کی طرح مرحومہ کا بھی برابر کا حصہ ہے۔

اگر کسی خوش نصیب کے جنازہ میں اخلاص سے سو آدمی جمع ہو جائیں تو اللہ تعالےٰ میت اور حاضرین سب کی مغفرت فرما دیتے ہیں، اور مرحومہ کے جنازے میں تو ماشاء اللہ بغیر کسی پیشگی اطلاع اور اہتمام کے ۷۰، ۸۰ ہزار سے بھی زائد مسلمانوں کی حاضری تھی۔ اکابر علماء، فضلاء، محدثین، اساتذہ دین، مشائخ عظام اور طلبہ کے علاوہ سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے راہنما، سات جماعتی افغان اتحاد کے مرکزی قائدین، جہادِ افغانستان کے محاذِ جنگ کے جرنیل، سینٹ اور قومی و صوبائی اسمبلیوں کے ممبر، وزراء اور گورنر اور مخلص دیندار عامۃ المسلمین، خدا جانے کہاں کہاں سے مخلوقِ خدا کھینچ کھینچ کر جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ جنازہ گاہ کو اپنی وسعتوں کے باوجود تنگدامنی کی شکایت تھی۔ لوگ جنازہ گاہ کے باہر کی گلیوں، دارالحفظ کے سامنے والے صحن اور دارالعلوم کی نئی خرید کردہ جنازہ گاہ سے

جانبِ مشرق کو متصل زمین پر صفیں بنائے کھڑے تھے ——— صرف یہ نہیں بلکہ مرحومہ کی وفات کے بعد آج چوتھے روز تک کراچی سے لے کر خیبر تک مخلصین و محبین، متعلقین کا ایک تانتا بندھا ہوا ہے، ضلع وار قافلے در قافلے مرحومہ کے لیے دعائے مغفرت، ایصالِ ثواب اور فاتحہ خوانی کے لیے دور دراز علاقوں سے سفر کر کے پہنچ رہے ہیں۔

یہ دیدنی مناظر دیکھ کر اگر ایک طرف یہ یقین پختہ ہو جاتا ہے کہ لوگوں کے دل ابھی تک علم دین سے محبت اور علم نوازی کے جذبات سے معمور ہیں، تو دوسری طرف مرحومہ کی نیک بختی اور اُخروی سعادتمندی پر رشک بھی۔ شاید صدیوں میں کہیں ایسا جنازہ اور کسی صالحہ کی وفات کے بعد اس کے ساتھ اس قدر ہمدردی، نہ ختم ہونے والا صدقہ جاریہ دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کا اہتمام کیا گیا ہو۔

ملک و بیرونِ ملک اور اطراف و اکناف سے تعزیت ناموں، خطوط، ٹیلیفون اور تاروں کے ذریعہ ہزاروں کی تعداد میں غم میں شریک ہونے والے احباب اس کے علاوہ ہیں۔ بہرحال ایسے سب احباب کی خدمت میں احساس ممنونیت اور جذبۂ شکر و سپاس کے ساتھ یہ درخواست ہے کہ وہ اپنے دعاہائے خیر و برکت میں مرحومہ کو یاد کر لیا کریں کہ قائدِ شریعت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ اور مرحومہ کے فرزند دلبند قائد جمعیۃ مولانا سمیع الحق و دیگر برادران کی قلبی تسلی مرحومہ کی روحانی تسلی ہی ہے کہ باری تعالےٰ اس پیکرِ عفت و حیا کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے اور کروڑوں کروڑوں رحمتوں سے نوازے۔ آمین ——— (عبدالقیوم حقانی)

مؤتمر المصنّفین کی علمی و تحقیقی
اور
عظیم تاریخی پیشکش
دفاعِ امام ابو حنیفہؒ
پیش لفظ ——— جناب مولانا سمیع الحق مدیر الحق
تصنیف ——— مولانا عبدالقیوم حقانی رفیق مؤتمر المصنفین و استاد دارالعلوم حقانیہ
جس میں
حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کی
سیرت و سوانح ——— درس و افادہ ——— علمی و تحقیقی کارنامے ——— تدوین فقہ و شرائع
قانونی کونسل کی سرگرمیاں ——— محدثانہ جلالت قدر ——— دلچسپ مناظرے ——— حجیت اجماع
و قیاس پر اعتراضات کے جوابات ——— حنفی تاریخ کے حیرت انگیز واقعات ———
نظریۂ انقلاب و سیاست ——— وصایا اور نصائح ——— فقہ حنفی کی قانونی حیثیت و جامعیت
اور
تقلید و اجتہاد کے علاوہ قدیم و جدید اہم موضوعات پر سیر حاصل تبصرے جو علماء، طلباء، خطباء
قانون دان، مبلغین، سکول و کالج کے طلبہ و اساتذہ، دینی مدارس کے مدرسین، مصنفین، علمی و تحقیقی
اور مطالعاتی اداروں اور عام لکھے پڑھے احباب کیلئے یکساں طور پر مفید اور ایک گرانقدر علمی تحفہ ہے
معیاری کتابت، بہترین طباعت، عمدہ کاغذ، دیدہ زیب ٹائیٹل
صفحات ۳۵۲ قیمت ۴۵ روپے
مؤتمر المصنّفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (پشاور)